بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۳؍

یوم چہار شنبہ ۲۹ صفر ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۶ / ۱۱ — ۲۵ تبوک ۱۳۳۶ ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۵۷ء — نمبر ۲۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت گلے میں تکلیف کے باعث تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ درد کی زیادتی اور پیشاب کی بندش کے باعث رات بہت تکلیف میں گزری۔ صبح کو پیشاب آجانے پر درد میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

”مغربی پاکستان کے مستقبل کو سیاسی جوڑ توڑ اور نامناسب گٹھ جوڑ کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا“

”عام انتخابات سے قبل ملک کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی“

مغربی پاکستان اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے متعلق صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم کے اہم اعلانات

کراچی ۲۴ ستمبر۔ یونٹ توڑنے سے متعلق مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے جو سفارشی قرارداد منظور کی ہے۔ اس کے ضمن میں صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے ایک خصوصی اعلان کے ذریعہ واضح کیا ہے کہ عام انتخابات سے قبل آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ موجودہ مرحلہ پر اگر آئین میں کوئی تبدیلی کی گئی تو اس سے عام انتخابات کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے گا۔ حالانکہ ملکی استحکام کا تقاضہ یہ ہے کہ عام انتخابات جلد سے جلد کرائے جائیں۔ کل شام وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی سے مشورہ کے بعد صدر سکندر مرزا نے جو بیان جاری کیا اس کا متن درج ذیل ہے۔

مغربی پاکستان اسمبلی نے حال ہی میں ایک قرارداد کے ذریعہ صوبہ کی تشکیل نو کے لئے جو سفارش کی ہے۔ اس سے عوام اور سرکاری طبقوں میں بڑے اندیشے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس قرارداد سے پیدا شدہ مسئلہ پر میں نے اور وزیر اعظم نے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ اور ہماری رائے یہ ہے کہ:۔

(۱) ایسے معاملات کے سلسلہ میں اس مرحلہ پر آئین پاکستان میں کوئی ردوبدل نہیں ہونا چاہیئے۔ (ب) پاکستان کی سالمیت اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے کہ ملک میں استحکام ہو اور یہ استحکام عام انتخابات کے ذریعہ ہی ممکن ہے لہذا عام انتخابات ۱۹۵۸ء میں ہی ہونے چاہئیں۔ جس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ انتخابات موجودہ آئین کے تحت ہوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

مشرقی پاکستان اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پہلی رائے شماری

مخلوط وزارت کو سترہ ووٹ زیادہ ملے

ڈھاکہ ۲۴ ستمبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کے موجودہ سیشن میں کل مخالف پارٹی کے مطالبہ پر پہلی رائے شماری ہوئی۔ جس میں عوامی لیگ کی مخلوط وزارت کو سترہ ووٹ زیادہ ملے۔ حکومت کے حق میں ۱۳۳ ووٹ آئے۔ اور مخالف پارٹیوں کو صرف ۱۱۶ ووٹ ملے نیشنل عوامی پارٹی کی تشکیل کی وجہ سے طاقت کے توازن میں جو ردوبدل ہوا تھا۔ اس کے بعد طاقت آزمائی کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ رائے شماری یونائیٹڈ پروگریسو پارٹی کے مسٹر پردیش چندر لہری کی تحریک التواء پر ہوئی۔ اس تحریک التواء میں اقتصادی بحران پر بحث کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بحث ۳ گھنٹے جاری رہی۔ جس میں نیشنل عوامی پارٹی گن تنتری دل کرشک سرامک پارٹی نظام اسلام پارٹی مسلم لیگ اور خلافت ربانی گروپ کے ممبروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور حکومت کی غذائی اور اقتصادی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی جب بحث کے اختتام پر مخالف پارٹیوں نے رائے شماری کا مطالبہ کیا۔ تو اس کا نتیجہ حکومت کے حق میں نکلا اور [illegible] پارٹیوں کے مقابلہ میں ۱۷ ووٹ زیادہ ملے۔

مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب انڈونیشیا جانے کیلئے کل صبح لاہور روانہ ہو رہے ہیں

احباب بس کے اڈہ پر پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب جو سات سال تک ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں یورپ سے ربوہ پہنچے تھے۔ اب اپنے وطن یعنی انڈونیشیا تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز بدھ بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ بس عازم لاہور ہوں گے۔ اور وہاں سے آپ کراچی ہوتے ہوئے انڈونیشیا تشریف لے جائیں گے۔ مقامی احباب وقت پر بس کے اڈہ پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں (نائب وکیل التبشیر)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مبلغین کے اعزاز میں عصرانہ

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ کل مجلس تجار ربوہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے اعزاز میں جو حال ہی میں یورپ کا تبلیغی دورہ کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر انڈونیشیا اور ہالینڈ کے ان مبلغین کرام کی خدمت میں بھی خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا جو سالہا سال تک ان ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال میں واپس تشریف لائے ہیں۔ ان میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اور انڈونیشیا کے مبلغ مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب شامل تھے۔

صوبائی کابینہ میں ۲ نئے نائب وزراء

لاہور ۲۴ ستمبر۔ کل یہاں بیگم زینت فدا حسن اور رانا چندن سنگھ نے نائب وزراء کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اب صوبائی کابینہ میں نائب وزراء کی تعداد دس تک پہنچ گئی ہے۔ اب تک خواتین نائب وزراء میں اور رانا چندن سنگھ اقلیتوں میں سے دوسرے نائب وزیر ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء

مخالفت

ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں ہم نے چیمہ صاحب کا ایک حوالہ نقل کیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ

"اس ملت میں دستور چلا آتا ہے کہ دعوت و تبلیغ کی تحریک اٹھا کر جتنا بڑا کوئی مصلح اپنے منصب کے لحاظ سے اصلاح عالم کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ مصلح کی رفاقت کوئی آسان کام نہیں یہ کٹھن منزل ہے جس کے لئے بڑے جان جوکھوں کی ضرورت ہے۔ ایمان محکم۔ عمل پیہم۔ عزم، استقلال اور ایثار ہی ان منازل کو طے کیا جا سکتا ہے۔"

چیمہ صاحب نے یہ بات بڑی پائیدار کہی ہے۔ کاش کہ باقی لوگ نہ سہی صرف پیغامی دوست ہی اسکو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرح مچھلی کو اپنا کانٹا محسوس نہیں ہوتا اسی طرح ان حضرات کو بھی اپنی وہ تخریبی سرگرمیاں محسوس نہیں ہوتیں جو وہ اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی انتہائی مخالفت کی صورت میں دکھا رہے ہیں۔

اگر یہ اصول درست ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ اور دنیا کا تجربہ اس پر شاہد ہے کہ یہ اصول صحیح ہے چنانچہ آج بھی دنیا میں سب سے زیادہ مخالفت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوتی ہے۔ سو اگر یہ اصول درست ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس کا اطلاق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر نہ کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت پیغامی حضرات تقریباً ۴۲ سال سے لگا تار کرتے چلے آتے ہیں۔ اور ابھی تک ان کی سیری نہیں ہوئی بلکہ روز بروز ان کا جوش بڑھتا ہی چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ہمیں یقین ہے۔ کہ انہیں خواب میں بھی "میاں محمود" کا خوف لرزاتا ہے۔ الغرض وہ کونسا فن ہے جو پیغامیوں نے مخالفت محمود میں استعمال نہیں کیا پھر پیغامیوں سے ہی نہیں۔ بلکہ اوروں نے بھی حضور ایدہ اللہ کی سخت مخالفت جاری کر رکھی ہے۔ احراری۔ اسلامی جماعت والے خود مودودی صاحب۔ ان کے لفٹنٹ اور ان کے ترجمان۔ اہل حدیث۔ منکرین سنت الغرض کون ہے جس نے مخالفت کا جھنڈا بلند نہیں کیا۔ اور نہ صرف عام طور پر احمدیت کے خلاف بلکہ خاص طور پر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے خلاف

آج شاید دنیا میں کوئی ایک انسان ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس کی واحد ذات کے خلاف مخالفت کے اتنے بڑے محاذ قائم کئے گئے ہوں سوا "محمود" کے۔ اور کسی ایک طریق سے نہیں۔ بلکہ کوئی طریق ایسا نہیں جو چھوڑا گیا ہو اور جو پہلے بندگان حق کے خلاف نہ استعمال کیا گیا ہو۔ بلکہ آپ کے خلاف تو اخباری ذریعہ ایک نیا اضافہ ہے آج جب کہ صحافت ترقی کر چکی ہے اس سے مخالفین نے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے۔ شاید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کہیں زیادہ اس حربہ کو حضور ایدہ اللہ کے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔

پھر جہاں ایک مخالف ایک طریقہ ایجاد کرتا ہے۔ تو دوسرے مخالفین بھی اس کو فوراً اپنا لیتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے "ریاست اندر ریاست" کا حربہ چل رہا ہے۔ جہاں احراری اور بعض دوسرے اخبارات اس حربہ کو استعمال کر رہے ہیں۔ وہاں "پیغام صلح" بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا اس نے بھی اس حربہ کا خوب خوب استعمال کیا ہے۔

یہ تو کیا احراری اخبار نے اس ضمن میں ایک یہ حربہ نکالا۔ کہ خود ہی کوئی خبر اور مضمون اپنے دفتر میں بیٹھ کر گھڑ لیا جاتا ہے اور اوپر لکھ دیا جاتا ہے "ہمارے نامہ نگار ربوہ کے قلم سے" فسادات سے پہلے تو "آزاد" نے اس فن میں کمال ہی کر دیا تھا۔ ہفتہ عشرہ بعد "ربوہ" کے متعلق واہیات باتیں شائع کرتا اور ظالم اوپر لکھتا (از آر۔ ڈی۔ ٹی)

خیر ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں احراریوں نے یہ پست ذہنیت دکھائی۔ وہاں "پیغام صلح" بھی اس فن میں ان کے پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ اور اس نے بھی کئی ایک گم نام مضامین (از ربوہ) کے نام سے احمدیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت میں شائع کئے ہیں۔ اور اب بھی کرتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو پرچوں میں ایک مضمون کی دو اقساط شائع ہو چکی ہیں۔ (پرچہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۶ء) جس کے لکھنے والے کا نام اس طرح دیا گیا ہے

(از احمد فیروز بی۔اے ربوہ)

ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ "پیغام صلح" نے اصل مضمون نویس کا نام نہیں دیا۔ اور پھر ربوہ میں کوئی شخص ایسا موجود نہیں جس کا "احمد فیروز بی۔اے" جیسا عجیب و غریب نام ہو۔

مخالفت کے لئے ایسا حربہ نہایت پست ذہنیت کا مظاہرہ ہے یہ اتنا نمایاں فریب ہے کہ اس سے کوئی بھی دھوکا نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اس سے ورغلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جو بھی اس مضمون کو پڑھے گا۔ وہ فوراً محسوس کر لیگا کہ اگر واقعی یہ شخص ربوہ میں رہتا ہے۔ تو جو کچھ اس نے ربوہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے وہ اپنی ذات سے خود ہی اس کی تردید کر رہا ہے اگر ربوہ میں واقعی ایسے حالات ہیں جیسا کہ اس شخص نے بیان کئے ہیں تو یہ خود کس طرح وہاں رہ سکتا ہے

خیر یہ تو مخالفین کا ایک گھٹیا قسم کا حربہ ہے۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اگر چیمہ صاحب کا یہ اصول درست ہے کہ جتنا بڑا کوئی مصلح ہو اسکی اتنی ہی زیادہ مخالفت ہوتی ہے تو کیا جو مخالفت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیغامی اور دوسرے لوگ کر رہے ہیں۔ وہ حضور کی حقانیت پر دلالت نہیں کرتی؟

میں نے قرآن مجید کو اپنا سب سے بڑا ہمدرد اور مددگار پایا

یورپ کے ایک سعید الفطرت غیر مسلم کا بیان

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ہمارے ایک غیر مسلم دوست مسٹر ڈگلس سمرس جو ان دنوں اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں بعض سوالات پوچھنے کے لئے مشن ہاؤس آئے۔ گفتگو کے دوران میں انہوں نے اپنے جو حالات بیان کئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ میں ابتداءً چرچ آف انگلینڈ کا ممبر تھا اور میرے والدین کا خیال تھا۔ کہ مجھے پادری بنایا جائے لیکن مجھے چھوٹی عمر میں ہی چرچ کی تعلیمات سے کچھ نفرت سی ہو گئی۔ اور میں نے چرچ آف انگلینڈ کی بجائے رومن کیتھولک فرقہ میں شمولیت اختیار کی۔ وہاں بھی اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اور اُنہی دنوں عیسائیت کی بنیادی تعلیمات میں بھی شبہ پیدا ہونا شروع ہوا جبکہ لگے جب میں نے بائیبل میں پڑھا۔ کہ مسیح نے مصیبت کے وقت میں رو رو کر خدا سے دعائیں کیں۔ کہ وہ اس سے موت کا پیالہ ٹال دے تو میرے دل سے مسیح کی الوہیت بالکل محو ہو گئی اس کے بعد میں نے بدھ مذہب کا مطالعہ شروع کیا۔ وہاں بھی چین نہ پایا۔ اور فیصلہ کیا کہ اس مذہبی کشمکش سے بالکل علیحدگی اختیار کر لوں۔ چنانچہ میں کافی عرصہ تک لامذہب رہا۔ نہ ہی مجھے خدا کی ہستی پر ایمان رہا۔ اور نہ ہی کسی مذہب کی تعلیمات میرے لئے باعث کشش رہیں۔

لامذہبیت مجھ پر تقریباً ایک سال تک چھائی رہی۔ اس کے بعد میں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ ابھی میں نے چند ابتدائی کتب ہی پڑھی تھیں۔ کہ ایک حادثہ میں میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت میرا بچہ بہت ہی چھوٹا تھا۔ اس کی دیکھ بھال تمام تر مجھے ہی کرنی پڑتی تھی۔ اور گھر میں کوئی اور رشتہ دار بھی نہ تھا۔ جو میرا ہاتھ بٹا سکے۔

ابھی دنوں لیبارٹری میں جہاں میں کام کر رہا تھا۔ ہم ایک ایسا کمپاؤنڈ تیار کر رہے تھے۔۔ کہ جسے بناتے وقت لیبارٹری میں کسی شخص کو بھی بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ اس میں بعض زہریلے ذرات تھے۔ جن کا منہ کے ذریعہ پیٹ میں داخل ہونے کا ڈر تھا۔

جب میں صبح کام کے لئے جاتا جو تمام لوگ اپنا اپنا اخبار پڑھنے میں مصروف ہوتے۔ جب شام کو واپس لوٹتے وقت بس پر سوار ہوتا تو لوگ شام کا اخبار پڑھ رہے ہوتے۔ لیبارٹری میں بھی کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ تھی۔ گھر میں بچہ اس قدر چھوٹا تھا کہ اس سے بات چیت نہ ہو سکتی۔ اور اس طرح میرے چوبیس گھنٹے ہی خاموش گزرتے یہ صورت حال تقریباً تین سال تک جاری رہی۔ اور یہ زمین تمام فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی۔

آپ نے کہا ان دنوں میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ میں سنا کرتا تھا کہ کتاب انسان کا بہترین ساتھی ہے۔ لیکن مجھے کبھی اس بات پر یقین نہ آیا تھا۔ لیکن قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بات مجھ پر عیاں ہو گئی چنانچہ میں نے اس عرصہ میں قرآن مجید کو شروع سے لے کر آخیر تک چھ دفعہ پڑھا اور قرآن کے جس قدر انگریزی تراجم دستیاب ہو سکتے تھے۔ سب کو لفظاً لفظاً پڑھا اس مطالعہ سے مجھے خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین ہوا۔ اور بہت ہی دیگر نکات کا بھی مجھے پتہ چلا۔ اور مجھے قرآن سے اس قدر محبت ہوئی۔ کہ جب میں ایک دفعہ ختم کرتا تھا۔ تو تسلی نہ ہوتی تھی۔ اور پھر از سر نو مطالعہ شروع کر دیتا تھا۔ غرضکہ ہر صبح و شام اس کی تلاوت میں مصروف رہتا۔ میں نے اس تین سال کے عرصہ میں قرآن مجید کو اپنا سب سے بڑا ہمدرد اور مددگار پایا۔ اور اب میں اپنے دل کی گہرائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میرا بہترین دوست ہے۔

اب ہمارے دوست مسٹر ڈگلس سمرس احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد ہدایت نصیب کرے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے چند ایمان افروز حقائق

مشکلِ قرآں نہ از ابنائے دنیا حل شود
ذوقِ آں مے داند آں مستے کہ نوشد آں قرآں

(۱) "وہ جو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ وہ سراسر اپنی بیخ کنی کرتا ہے۔ اور نہ صرف جسم کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کرتا ہے۔ مگر وہ جو راہ راست پر چلتا ہے۔ اور نفسانی جذبات کا پیرو نہیں ہوتا وہ نہ صرف اپنے بدن کو ہلاکت سے بچاتا ہے بلکہ اپنی روح کو بھی نجات پہنچا دیتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔

(۲) ایک بڑی لذت چھوٹی لذت سے غنی کر دیتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔۔۔۔ ولذکر اللہ اکبر۔"

(یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم)

عہدیداران مجلس مرکزیہ برائے سال ۵۷-۵۸ء

خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ سال آئندہ کے لئے محترم نائب صدر صاحب نے کل مورخہ ۲۱/۹/۵۷ کو مندرجہ ذیل عہدیداران سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نامزد فرمائے ہیں۔ یہ عہدیداران یکم نومبر ۱۹۵۷ء سے اپنے عہدہ کا چارج لے کر کام شروع کر دیں گے۔

معتمد و مہتمم خدمت خلق ۔ سید داؤد احمد صاحب
مہتمم تعلیم و ذہانت ۔ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
" تربیت و اصلاح ۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
" مال ۔ ملک محمد رفیق صاحب
" صحت جسمانی ۔ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب
" وقار عمل ۔ مرزا خورشید احمد صاحب
مہتمم صنعت و حرفت و تجارت ۔ چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
" تحریک جدید ۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب
" اطفال ۔ مولوی خورشید احمد صاحب شاد
" مجالس بیرون ۔ شیخ مبارک احمد صاحب
" اصلاح و ارشاد ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب
" اشاعت ۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
" تجنید ۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
" عمومی ۔ مبارک مصلح الدین صاحب
نائب معتمد ۔ سید عبد الباسط
محاسب ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی

مبلغ انڈونیشیا مکرم ملک عزیز احمد صاحب کی ڈھاکہ میں آمد

مبلغ انڈونیشیا مکرم ملک عزیز احمد صاحب ربوہ جاتے ہوئے ۱۲ ستمبر کو سنگاپور اور رنگون سے ہوتے ہوئے ڈھاکہ میں پہنچے۔ ایئرپورٹ پر جماعت کے احباب نے ان کا استقبال کیا۔ مکرم ملک صاحب نے ڈھاکہ میں دو دن قیام کیا۔ اس عرصہ میں انہوں نے جماعت میں تربیتی لیکچر کے علاوہ ایک پبلک تقریر بھی کی جس کا انتظام انجمن احمدیہ کے Lawn میں کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم دیوان لطف الرحمٰن خانصاحب جوڈیشنل سیکرٹری گورنمنٹ ایسٹ پاکستان نے کی۔ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت کی ابتدائی اور تعارفی تقریر کے بعد مکرم ملک صاحب نے "انڈونیشیا کی آزادی اور پاکستان" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں خاص طور انڈونیشیا کی آزادی اور پھر پاکستان اور انڈونیشیا کے تعلقات کے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کی بناء پر انڈونیشیا کے مبلغین اور جماعتوں نے انڈونیشیا کی آزادی میں عملی طور پر حصہ لیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] اور پھر پاکستان اور اس کے مسائل سے انڈونیشیا کے لوگوں کو روشناس کرایا۔ تقریر حاضرین کے لئے کافی دلچسپی کا موجب ہوئی۔ تقریر کے بعد چائے سے تواضع کی گئی۔ یہاں کے مشہور انگریزی روزنامہ مارننگ نیوز کے سٹاف رپورٹر نے تقریر کا ملخص مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا۔

"احمدیہ دار التبلیغ ڈھاکہ میں ایک میٹنگ مسٹر دیوان لطف الرحمٰن جوڈیشنل سیکرٹری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم ملک عزیز احمد خانصاحب جو کہ انڈونیشیا میں بائیس ۲۲ سال تک تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں نے ایک تقریر "انڈونیشیا کی آزادی اور پاکستان" کے موضوع پر کی۔ مسٹر ملک نے انڈونیشیا مشن کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ نے انڈونیشین لوگوں کی تحریک آزادی میں عملی طور پر حصہ لیا جو کہ پہلے ڈچ حکومت اور بعد میں جاپانیوں کی حکومت میں تین سو سال تک مظالم سہتے رہے۔

۱۹۴۸ء میں مسٹر ملک نے "آل انڈونیشیا پاکستان لیگ" کی بنیاد رکھی اور اس طرح مسٹر ملک اور دوسرے احمدی مبلغین نے انڈونیشین لوگوں کو پاکستان اور اس کے مسائل اور یہاں کے لوگوں اور ان کے تمدن سے روشناس کرایا۔"

محمد اجمل شاہد مبلغ سلسلہ ڈھاکہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ خالدہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ کمزور بہت ہوگئی ہے۔ بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین (نصرت بنت چوہدری سلطان احمد صاحب گوکھووال۔ لائلپور)

ایک عیسائی عالم و ادیب کی قرآن کریم کے متعلق رائے

قرآن فن بلاغت کی اعلیٰ مثال ہے

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

ایک دفعہ بیروت کی کیتھولک یونیورسٹی "الجامعۃ الکاثولیکیۃ" دیکھنے کے لئے مجھے ایک پروفیسر ڈاکٹر جبرائیل مالک (جو مشہور لبنانی اور عالمی شخصیت مسٹر چارلس مالک کے بھائی ہیں) نے دعوت دی۔ عاجز نے اس یونیورسٹی کی لائبریری اور پریس اور جملہ اعلیٰ کلاسز کو دیکھا۔ جب ہم دونوں یونیورسٹی کے ملاقاتی کمرہ میں آکر بیٹھ گئے تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا قرآن کریم آپ کے تعلیمی کورس میں شامل ہے؟ انہوں نے فوراً جواب دیا۔

"واما العربیۃ القرآن ھو درۃ لامعۃ فی الآداب العربیۃ۔ فکیف یمکن ان لا نضع القرآن فی منہاجنا۔"

یعنی عجیب امر ہے کہ قرآن کریم عربی ادب میں ایک روشن اور چمکتا ہوا موتی ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو اپنے کورس میں شامل نہ کریں۔"

پروفیسر موصوف چونکہ عیسائی تھے اس لئے ان کی گفتگو کا دائرہ قرآن کریم کے متعلق صرف ادبی خصائص تک ہی محدود رہا۔ اور آپ نے اپنی ذاتی لائبریری سے مشہور عیسائی ادیب اور فن لغت کے علامہ بطرس البستانی کی ادبی تصنیف "ادباء العرب فی الجاھلیۃ و صدر الاسلام" نکال کر دکھائی جس میں زیر عنوان "القرآن" مندرجہ ذیل اقرار کا اظہار تھا

"قرآن بلاغت کی اعلیٰ مثال ہے اختصار، اظہار خیالات، مناسب الفاظ اور ترکیب کلمات کے اسلوب میں نیز اپنے جذباتی اور نازک مسائل کے بیان میں امتیازی پوزیشن رکھتا ہے۔ ثقیل اور غیر مانوس کلمات سے بعید ہے اس کے مقاطع میں انتہائی لذیذ آواز ہے"

اہل حجاز نے ابتدا میں قرآن کو مجموعہ اشعار گمان کیا۔ چنانچہ اس پر ذیل کی آیت کا نزول ہوا۔ "وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین"

بعض مناسبات میں قرآن وزن اور سجع کا نمونہ پیش کرتا ہے مگر یہ وزن اور سجع تکلف و بناوٹ سے مبرا ہے۔

"قرآنی انشاء اپنے اسلوب بیان میں بعض مقاصد و اغراض اپنے اندر رکھتا ہے۔ چنانچہ جذبات سے اپیل کرتے وقت اور وعد و وعید میں قرآن کریم چھوٹی آیات پر مشتمل ہے۔ ترغیب و ترہیب کی روح قائم کرنے کے لئے ایک لفظ کو قرآن میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ قرآنی مقاطع میں سجع کثرت سے استعمال ہوئی ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی سورتوں میں جیسے "القارعۃ" میں مدنی سورتوں میں سجع کم ہے اور مقاطع میں آواز دھیمی ہے۔ خصوصاً ان آیات میں جن کا تعلق قانون اور شرعی احکام سے ہے جیسا کہ احکام الصیام میں بیان ہوا ہے۔"

قرآنی تاثیر اور اس کے ادبی رواج کے متعلق استاذ بستانی رقمطراز ہے۔

"قرآن کریم کا عربی زبان پر ایک احسان عظیم ہے۔ جس نے عربی زبان کی عبارت کو مہذب کیا اور اس کے طرز ادائیگی کو ایک خاص رنگ دیا۔ اسلام کی اشاعت کی وجہ سے عربی زبان کو مشرق و مغرب میں پھیلایا۔ اگر قرآن کا نزول نہ ہوتا تو عربی زبان ختم ہو جاتی"

"عوام قرآنی بیان سے مسحور ہو گئے۔ اس لئے اس کو حفظ کیا گیا۔ قرآنی اسلوب نے ان پر اثر کیا۔ جس کے نتیجہ میں عوام کے الفاظ و معانی (یعنی مفردات و تراکیب) دقیق و لطیف ہو گئے چنانچہ اس تاثیر نے شعر و نثر میں یکساں اثر کیا خصوصاً انشاء خطابی میں"

"قرآن کریم کو عربی زبان پر یہ بھی فضیلت ہے کہ فن نحو خدمت قرآن کریم کے لئے وضع کیا گیا"

"علم المعانی" قرآنی اسرار تک پہنچنے کے لئے وضع کیا گیا۔ جاہلیت اور آغاز اسلام کے وقت کے عربی اشعار اس لئے جمع کئے گئے ہیں تاکہ تفسیر قرآن کے وقت ان سے مدد لی جا سکے۔

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے چوتھے سالانہ اجتماع کی رُوداد

ورزشی تقریری اور تحریری مقابلے تقسیم انعامات کی تقریب

تیسری قسط

۸ ستمبر ۱۹۵۷ء صبح ۳½ بجے تمام خدام کو تہجد کی نماز کے لئے بیدار کیا گیا۔ تیاری نماز کے وقفہ میں لاؤڈ سپیکر سے مرزا محمد لطیف صاحب شاہد مربی سلسلہ نے قرآن مجید کے مختلف حصوں کی تلاوت کی۔

فجر کی نماز کے بعد مرزا محمد لطیف صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ درس کے بعد انفرادی طور پر قرآن شریف کی تلاوت کیلئے وقفہ دیا گیا۔ اور پھر ۶ بجے سے اجتماعی ورزش شروع ہوئی۔ جو کہ تقریباً ۲۰ منٹ تک رہی۔

ناشتہ کے بعد کبڈی کا فائینل میچ ہوا۔ کبڈی کا میچ مارٹن روڈ اور ڈرگ روڈ کی ٹیموں کے درمیان تھا۔ اس میں مارٹن روڈ کی ٹیم کامیاب رہی۔ اس کے بعد فٹ بال کا فائینل میچ ڈرگ روڈ کی ٹیم اور حلقہ جنوبی کی ٹیم کے درمیان تھا۔ اس فائینل میں حلقہ جنوبی کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔

فٹ بال کے میچ کے بعد دوڑوں کا مقابلہ ہوا۔ سب سے پہلے ۲۲۰ گز کی دوڑ کا مقابلہ تھا۔ اس کے بعد ۴۴۰ گز اور پھر ایک میل کا۔

کھیلوں کے اس پروگرام کے بعد علمی مقابلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے تقریری مقابلہ ہوا۔ جو مندرجہ ذیل عنوانوں پر مشتمل تھا۔

(۱) صحابہ کرام کا عشق رسول کریم صلعم کے ساتھ۔ (۲) ”میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا“۔ (۳) صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۴) وفات مسیح ناصری علیہ السلام (۵) ختم نبوت کی حقیقت، (۶) نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر۔

اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل جج تھے میجر شمیم احمد صاحب۔
مولوی عبدالمالک خان صاحب
مولوی عبدالمجید صاحب۔

تقریری مقابلہ کے بعد عام دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔ حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید، مطالعہ احادیث کے بھی مقابلے ہوئے۔ اسی دوران میں مضمون نگاری کا مقابلہ بھی شروع ہوگیا۔ خدام کو مندرجہ ذیل مضامین دیئے گئے۔ ان میں سے ایک پر مضمون لکھنا تھا۔

۱۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ (۲) قدرتِ ثانیہ (۳) حضرت مصلح موعود کے کارنامے۔ (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق (۵) اسلام اور امن عالم (۶) اسلامی ممالک کی مشکلات اور ان کا حل۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے شعبہ تعلیم اور ذہانت کے ماتحت ایک پرچہ تیار کیا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ۵۰ سوال تھے۔ جو مختلف معلومات کے متعلق تھے۔ مضمون نگاری کے بعد خدام میں یہ پرچہ تقسیم کیا گیا۔ اور ان سے حل کرنے کے لئے کہا گیا۔ اس مقابلہ میں میجر شمیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔ اور چوہدری احمد مختار صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی جج تھے۔

ان مقابلوں کے بعد کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد دوبارہ پروگرام شروع ہوا۔ اور والی بال کا میچ شروع ہوا۔ والی بال کے تین میچ ہوئے جن میں چھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے فائینل میں مارٹن روڈ کی ٹیم جیت گئی۔ والی بال کے میچ کے بعد رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں چار ٹیموں نے حصہ لیا اس مقابلہ میں ڈرگ روڈ کی ٹیم کامیاب رہی۔

رسہ کشی کے مقابلہ کے بعد کھیل کا آخری مقابلہ جو کہ رننگ کا فائینل تھا۔ ہوا۔ اس مقابلہ میں مارٹن روڈ کی ٹیم جیت گئی۔

کھیلوں کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں جہاں کراچی کے مختلف حلقوں کی ٹیموں کا ہاتھ ہے۔ وہاں حفیظ احمد صاحب بٹ انچارج اجتماع برائے کھیل ورزشی مقابلہ اور عبدالرشید صاحب کونٹنا ناظم برائے کھیل اور ورزشی مقابلہ جات کا بھی ہاتھ ہے۔ ان دونوں منتظمین نے ان تھک محنت سے کام کیا۔ اور اس دلچسپ پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔

شام کی چائے کی وقفہ کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی۔ یہ کارروائی تقریباً پونے چھ بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اس کارروائی کے وقت ۱۰۰ کے قریب مہمان تشریف لائے ہوئے تھے جن میں غیر احمدی معززین بھی شامل تھے۔ اس طرح اسوقت کل تعداد پانچ سو۵۰۰ کے قریب تھی۔

تلاوتِ قرآن مجید۔ عہد نامہ اور نظم کے بعد حکیم قیس مینائی صاحب اور آفتاب احمد صاحب بسمل نے حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ کیا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔

انعامات تقسیم کرنے کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام حاضرین کو خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب آپ عہد نامہ دہراتے ہیں۔ تو اس وقت آپ کو چاہیئے کہ سوچا کریں۔ کہ اس عہد نامہ کی رو سے جو ذمہ داریاں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ کیا آپ ان کو اٹھانے کے قابل ہیں اور اگر آپ اس قابل ہیں۔ کہ آپ ان ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔ تو پھر جس روحانی انقلاب کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ وہ چند دنوں کے اندر اندر رونما ہو سکتا ہے۔ آپ قوم کا فعال حصہ ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ ذمہ داریاں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک ایسا رہنما عطا فرمایا ہے۔ جو کہ آپ کی ہر مشکل کے وقت رہنمائی فرماتا ہے کام کرنے سے زیادہ یہ سوچنا مشکل ہے کہ یہ کام کیسے کرنا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء کے فسادات میں کس طرح وہ اکیلا ناخدا احمدیت کی کشتی کو ان طوفانوں سے بچا کر پار لے آیا۔ ہمیں کچھ نہیں کرنا پڑا تمام سکیمیں حضور اقدس نے تیار فرمائیں۔ اگر آپ بھی یہ شعار بنالیں۔ کہ آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے اسے بغیر چون وچرا کئے مانتے جائیں۔ تو یاد رکھئے ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی مثال ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا۔ تو حضرت ابوبکر رضؓ باہر تشریف لے گئے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لائے۔ تو لوگوں نے آپ سے کہا۔ کہ ابوبکر تمہارے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ یہ سنتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرماکر کہ آپ میرے بہت پرانے دوست ہیں۔ اور اگر میں نے براہ راست یہ بات کی تو ممکن ہے ان کی دلشکنی ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے دلائل دینے شروع کئے۔ حضرت ابوبکر نے بغیر کوئی دلیل سننے کے اصرار کیا۔ کہ میں آپ سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دلائل دینے شروع کئے حضرت ابوبکر نے پھر اصرار کیا۔ کہ صرف آپ میرے سوال کا جواب دیں۔ کہ آیا آپ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے یا نہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے اتنا سنتے ہی فرمایا۔ کہ میں آپ پر ایمان لایا۔ اسی طرح آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ پہلی دفعہ جب قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے تشریف لائے۔ تو کچھ عرصہ قیام فرماکر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ سے اجازت چاہی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ چند دن اور ٹھہر جائیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اولؓ نے ہمیشہ کے لئے وہیں قادیان میں ہی سکونت اختیار کرلی۔ اور پھر قادیان سے نہیں تشریف لے گئے۔

امیر صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ ان دونوں مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح حضرت ابوبکر رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خلیفہ بنایا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ اور جانشین چنے گئے۔ (باقی)

درخواست دُعا

مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعمیر مسجد جرمنی میں حصہ لینے والے احباب

ذیل میں ہم دسویں قسط ان چندہ دہندگان کی شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبلغ ۱۵۰/- روپے یا اس سے زائد فی کس کے حساب سے اس فنڈ میں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے کی سعادت بخشی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کا افتتاح ۲۲ر جون کو ہو چکا ہے۔ احباب کو اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف جلد از جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ یکم ستمبر لغایت ۱۰ر ستمبر ۵۷ء صرف مبلغ ۱۱۷/-/- روپے کی رقم وصول ہوئی ہے۔ جو بے حد قلیل ہے۔ احباب کو اس طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ مخلصین اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر اس مد میں ادائیگی کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس امر کی توفیق بخشے اور آپ کی قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے آمین

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

اسمائے گرامی	رقم
مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ بذریعہ بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۵۰—۰—۰
مکرم چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ سندھ	۱۵۰—۰—۰
مکرم منور خانصاحب ڈرافٹسمین پلاننگ برانچ آرڈیننس ڈپو کوئٹہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم شیخ محمد حسین صاحب ودھاون کلکتہ والے بذریعہ سکرٹری مال چنیوٹ	۱۵۰—۰—۰
مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب پنشنر ربوہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی ترقی ضلع جہلم منجانب والد صاحب مرحوم قریشی حافظ سخاوت حسین صاحب	۱۵۰—۰—۰
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر دلاور خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر چار باغ	۱۵۰—۰—۰
مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب منجانب والدہ سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ قندھاری بازار کوئٹہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئر بہاولپور ٹیکسٹائل ملز خانپور ضلع رحیم یار خاں	۱۵۰—۰—۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب	۱۵۰—۰—۰
مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی	۱۵۰—۰—۰
مکرم ایم۔ ای ایم حسن صاحب کولمبو	۱۵۰—۰—۰
محترمہ زینب بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری حاکم الدین صاحب کوالمنڈی لاہور	۱۵۰—۰—۰
منجانب جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش صاحب ضلع نواب شاہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری نمبر ۱۱ چوبرجی پارک لاہور	۱۵۰—۰—۰
مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب کراچی	۱۵۰—۰—۰
مکرم خواجہ امیر بخش صاحب مالک آسٹریلیا بلڈنگ ۱۰۳ میکلوڈ روڈ لاہور	۱۵۰—۰—۰
منجانب والدہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اکونٹنٹ دفتر سی۔ ایم۔ اے لاہور چھاؤنی	۱۵۰—۰—۰
مکرمی مسعود احمد صاحب ہاشمی کویت	۱۶۰—۰—۰
مکرم حافظ سید بشیر احمد صاحب ہمدانی معلم گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودہا	۱۵۰—۰—۰
مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری	۱۵۰—۰—۰
مکرم میاں اللہ دتہ صاحب صراف محلہ سابو گجر سیالکوٹ شہر	۱۵۰—۰—۰
مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی	۲۵۰—۰—۰
مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب شادی خاں ضلع اٹک	۱۵۰—۰—۰
منجانب حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم بذریعہ محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور	۱۵۰—۰—۰
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری	۱۵۰—۰—۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم بشیر احمد صاحب رشید مکان ۹ ارجن گلی قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۱۵۱—۰—۰

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں نمائندگان کی شمولیت مندرجہ ذیل نسبت سے ہوگی

الف۔ ہر ایسی مجلس انصار اللہ جس کے رکن ۲۰ سے کم ہوں ایک نمائندہ منتخب ہوگا

ب۔ ہر ایسی مجلس جس کے رکن ۲۰ ہوں ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اور زعیم بلحاظ عہدہ اس مجلس کا نمائندہ ہوگا (بغیر انتخاب کے)

ج۔ ایسی مجالس انصار اللہ جن کے ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو۔ بیس یا اس کے جز پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائے گا۔

د۔ ایسی بڑی مجالس انصار اللہ جہاں پر زعیم اعلیٰ بھی مقرر ہو تو زعیم اعلیٰ بھی بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب کے مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

ہ۔ ضلع وار نظام کے ماتحت جہاں پر زعیم مقرر ہو چکے ہیں۔ ان کو بھی اجتماع میں نمائندگی کا استحقاق حاصل ہوگا۔

و۔ جن مجالس انصار اللہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں وہ بھی بحیثیت صحابی نمائندہ تصور ہوں گے اور ان کو اجتماع میں شرکت کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ان صحابہ کرام کو اپنے صحابہ ہونے کی تصدیق میں اپنی مجلس کے زعیم کی تحریر ساتھ لانی ہوگی (قائم عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر احمد الدین صاحب کنری سندھ معدے کی بعض شکایات کی وجہ سے لنڈن کے سینٹ تھامس ہسپتال میں برائے معائنہ داخل ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبارک احمد ساقی از لنڈن)

(۲) مکرم بابو عبد الکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ ۳ سال کے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور نہایت تکلیف میں ہیں۔ مکرم بابو عبد الکریم صاحب مالی لحاظ سے بھی کمزور ہیں۔ احباب جماعت ان کی اہلیہ محترمہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

شریف احمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ

ہفتہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید دفتر دوم کی سو فیصدی وصولی کے لئے ایک اور کوشش کے طور پر یکم اکتوبر تا ۷ر اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جن مجالس سے پہلے اس سلسلہ میں کوتاہی ہوئی ہے اب کے انہیں عزم کر لینا چاہیئے کہ جیسے بھی ہوگا۔ وہ سارے کا سارا چندہ وصول کر کے تحریک جدید اور اس کے بیرونی ممالک میں مشنوں کو مالی تنگی سے کسی حد تک نجات دلا دیں گے۔

مہتمم تحریک جدید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اسمائے گرامی	رقم
مکرم میاں محمد اسحاق صاحب مکان ۹ ارجن گلی قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۱۵۰—۰—۰
〃 ڈاکٹر مولا بخش صاحب بھاٹیہ بازار ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۵۰—۰—۰
〃 عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ خواجہ اللہ دتا صاحب بڈھی بازار سیالکوٹ	۱۵۰—۰—۰
〃 راجہ ناصر احمد صاحب لائلپور شہر	۱۵۰—۰—۰
〃 میجر شمیم احمد صاحب کراچی	۱۵۰—۰—۰
〃 منجانب اللہ رکھا صاحب منشی کریم بخش صاحب مرحوم	۱۵۰—۰—۰
محترمہ اللہ رکھی صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں اللہ دتا صاحب صراف محلہ سابو گجر سیالکوٹ شہر	۱۵۰—۰—۰

روسی بحری بیڑے کا سکویڈرن شام میں لطاکیہ پہنچ گیا

بھاری آبدوز اور تباہ کن جنگی جہاز بھی شامل ہیں

ماسکو ۲۳ ستمبر:۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے اطلاع دی ہے۔ کہ روس کا ایک بحری سکویڈرن شام کی بندرگاہ لطاکیہ میں پہنچ گیا اس سکویڈرن میں آبدوز جہاز زدھانوف اور تباہ کن جہاز سودبودنی بھی شامل ہیں۔

تاس نے بتایا ہے۔ کہ یہ سکویڈرن روسی بحری فوج کے اس بیڑے کا ایک حصہ ہے۔ - - - - - - - -

- - - - - - - - جو بالٹک میں مقیم ہے۔ اس سکویڈرن کے کمانڈر بالٹک بیڑے کے نائب کمانڈر وائس ایڈمرل کوتوف ہیں۔

اطلاع دی گئی ہے۔ کہ یہ سکویڈرن جب لطاکیہ کی بندرگاہ کے قریب پہنچا۔ تو بندرگاہ سے کافی دور ہی شام کی تارپیڈو کشتیوں کے ایک دستے نے ان روسی جہازوں کا خیر مقدم کیا۔ جب یہ سکویڈرن بندرگاہ میں داخل ہوا۔ تو ۲۱ توپوں کے گولے چلا کر اس سکویڈرن کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے بعد شام کے نائب کمانڈر انچیف جنرل امین نفوری کی قیادت میں شامی جنرل سٹاف کے افسروں کا ایک وفد روسی آبدوز گیا۔ اور ایڈمرل کوتوف اور ان کے ساتھی افسروں کو خوش آمدید کہا

کراچی میں انتخابی فہرستوں کی تیاری

کراچی ۲۳ ستمبر وفاقی دارالحکومت میں انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام توقع ہے۔ کہ ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔ اب تک تین لاکھ ووٹروں کے نام درج کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے دو لاکھ مرد ہیں۔ اور ایک لاکھ عورتیں ایک ہزار سے زائد کارکن نام درج کرنے میں مصروف ہیں۔

ریلوے کا نیا ٹائم ٹیبل

لاہور ۲۳ ستمبر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال سرما کے لئے گاڑیوں کے اوقات نامہ یکم اکتوبر کی بجائے یکم نومبر سے نافذ کیا جائے گا۔ یہ تاخیر سیلاب کے باعث ٹرینوں کی آمدورفت میں تعطل کے پیش نظر کی گئی ہے۔

مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۳ ستمبر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس گیارہ بارہ اور تیرہ اکتوبر کو ڈھاکہ میں منعقد ہوگا اجلاس میں پاکستان مسلم لیگ کا منشور منظور کیا جائے گا۔ ون یونٹ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اور دو دوسرے تنظیمی اور سیاسی مسائل کا جائزہ لیا جائے گا۔ نو اور دس اکتوبر کو ڈھاکہ میں پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ہوگا۔

رومانیہ جانیوالا تجارتی وفد

کراچی ۲۳ ستمبر:۔ ماہ رواں کی اتیس تاریخ کو پاکستان کا جو تجارتی وفد روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے ایک ماہ کے دورے پر روانہ ہو رہا ہے۔ اس کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

عزیزم منیر احمد صاحب۔ کاتب کو پرسوں سے نزلہ و بخار کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں
(مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ)

ملتان میں تپدق زوروں پر

ملتان ۲۳ ستمبر:۔ ملتان شہر کے علاقہ میں تپ دق زوروں پر ہے۔ پچھلے مہینے ایک سو اڑتالیس نئے کیس رجسٹر ہوئے جن میں سے تین مہلک ثابت ہوئے۔ اس سے قبل ایک مہینہ میں اتنے زیادہ کیس کبھی رجسٹر نہیں ہوئے تھے۔ جولائی میں اناسی اشخاص تپ دق میں مبتلا ہوئے جن میں سے ایک مریض کا انتقال ہوا تھا۔

اردن میں ناجائز کمیونسٹ اسلحہ

عمان ۲۳ ستمبر:۔ حکومت اردن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہفتہ کے دن اردن کے اس علاقے میں جو شام کی سرحد کے بالکل متصل ہے۔ بھاری تعداد میں آتشیں اسلحہ پکڑے گئے ہیں۔ یہ سارے اسلحہ چیکوسلواکیہ کے بنے ہوئے ہیں۔ ایک اور سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اردن کے حفاظتی دستوں نے جمعہ کے دن رمثہ گاؤں کے قریب ایک مقام سے بھاری مقدار میں گولی

حکومت ترکیہ اگلے مہینے عام انتخابات کرائے گی

استنبول ۲۲ ستمبر باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ ۲۰ اکتوبر کو عام انتخابات کرائے گی۔ معمول کے مطابق یہ انتخابات مئی ۱۹۶۰ء میں ہونے تھے۔ برسر اقتدار ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان کا خیال ہے کہ سات مہینے پہلے عام انتخابات کرانے کی صورت میں پارٹی ملک میں تیسری بار برسر اقتدار آجائے گی۔

سیاسی مبصروں کا اندازہ یہ ہے کہ اگر انتخابات مقررہ وقت سے پہلے ہوئے تو ملک کی نئی فریڈم پارٹی کے امیدواروں کی کامیابی کے امکانات گھٹ جائیں گے۔ کیونکہ انہیں اپنی تنظیم اور پراپیگنڈے کے لئے زیادہ وقت نہیں مل سکے گا۔ ڈیموکریٹک اسمبلی پارٹی سے مستعفی ہونے والے بعض ارکان نے حال ہی میں یہ نئی جماعت قائم کی ہے۔ برسر اقتدار پارٹی کا خیال ہے کہ جلد انتخابات کرانے کی صورت میں قبرص کا مسئلہ اور وسیع تعمیراتی پروگرام بھی ڈیموکریٹک پارٹی کو کامیاب ہونے میں مدد دے گا۔

ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابی قوانین میں ترامیم

لاہور ۲۲ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابی قوانین میں ترمیم کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت دو یا زائد حلقوں سے منتخب ہونے والے امیدواروں پر یہ پابندی عائد کر دی جائے گی کہ وہ نام گزٹ ہونے کے بعد سات دن کے اندر اس بات کی وضاحت کر دیں۔ کہ وہ کس حلقے کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو صوبائی حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ متعلقہ امیدوار کو کسی ایک حلقے کے لئے مخصوص کر دے۔ اس سلسلہ میں اعتراضات اور تجاویز اس سال پندرہ اکتوبر تک ڈپٹی کمشنروں کو پیش کی جا سکتی ہیں۔

غیر ملکی زرمبادلہ کا جائزہ

کراچی ۲۲ ستمبر باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان غیر ملکی زرمبادلہ کے ان اخراجات سے عہدہ برآ ہونے کی تدابیر کا جائزہ لے رہی ہے۔ جو پنج سالہ ترقیاتی منصوبے پر عملدرآمد میں ہوں گے ان تدابیر میں بیرونی تجارت کی توسیع ملکی مصنوعات کی قیمتوں میں کمی اور دوسرے ملکوں سے قرضوں اور مالی امداد کی وصولی شامل ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔

عالمی عدالت میں بھارت کے خلاف پرتگال کی شکایت

ہیگ ۲۳ ستمبر۔ بین الاقوامی عدالت انصاف آج سے بھارت کے خلاف پرتگال کے مقدمے پر غور شروع کر رہی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پرتگال کو بھارت میں اپنے مقبوضات تک پہنچنے کے لئے بھارتی علاقہ سے گزرنے کا حق دیا جائے پرتگال نے شکایت کی ہے کہ بھارت نے پرتگالی مقبوضات۔ گوا۔ دمن اور ڈیو پر قبضہ کے لئے گزشتہ تین سال سے زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس کے تحت اس نے قوم

بھارتی علاقے سے پرتگالی حکام اور فوج کو گزرنے کا حق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور دمن اور ڈیو کے درمیان تمام ذرائع مواصلات منقطع کر دیئے ہیں

بھارتی حکومت کے فیصلے کی مذمت

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مغویہ خواتین کی بازیابی کی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے بھارتی حکومت کے اس یکطرفہ فیصلے کی مذمت کی ہے۔ جس کے تحت وہ اپنے ملک میں مغویہ خواتین کی بازیابی کے ادارے بند کر رہی ہے آپ نے کہا کہ اب بھی بھارت میں پچاس ہزار سے زائد مسلمان مغویہ خواتین موجود ہیں۔ آپ نے بھارت اور پاکستان کی حکومت سے اپیل کی کہ وہ ایسے وسائل اور ذرائع تلاش کریں۔ جن کی مدد سے یہ عظیم الشان کام کم سے کم مدت میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے

سہ سالہ ڈگری کورس کی سفارش

کراچی ۲۳ ستمبر۔ بھارت کے صوبائی وزرائے تعلیم کی کانفرنس میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ بھارتی یونیورسٹیوں کے معیار تعلیم بلند کرنے کے لئے تین سالہ ڈگری کورس رائج کیا جائے۔ کانفرنس کا دو روزہ اجلاس آج دہلی میں ختم ہو گیا۔

کانفرنس نے مختلف یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تین سالہ ڈگری کورس جلد از جلد رائج کرنے کے لئے

صدر سکندر مرزا اگلے ہفتہ پشاور اور مردان جائیں گے

اتمان زئی میں قیام ہوگا۔ ری پبلکنوں کی طرف سے استقبال کا پروگرام

پشاور ۲۴ ستمبر۔ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا اپنی اہلیہ کی معیت میں ۲۹ ستمبر کو پشاور پہنچ رہے ہیں۔ وہ پشاور میں مختصر سا قیام کریں گے۔ بعد سابق صوبہ سرحد کے متعدد مقامات کا دورہ کریں گے۔

صدر سکندر مرزا پشاور سے ایک دن کے لئے مردان جائیں گے اور وہاں رات کو کرنل امیر محمد خان کے مہمان رہیں گے۔ وہاں سے وہ اتمان زئی (خان عبد الغفار کے گاؤں) جائیں گے۔ وہاں وہ ڈاکٹر خان صاحب کے ہاں شب باش ہوں گے۔

پشاور میں سکندر مرزا کے استقبال کے لئے ری پبلکن اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری خان صفی اللہ خان کی نیابت میں ایک استقبالیہ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

لاہور سے مویشیوں کی برآمد پر پابندی

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم کی رو سے سڑک۔ ریل یا دریا کے راستے تمام قسم کے مویشیوں، بھیڑ بکریوں۔ بکروں اور اونٹوں کی ضلع لاہور سے برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ حکم ان امور کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے کہ لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ اور لائلپور کے اضلاع میں بیل گوٹ کی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔

صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم کے اہم اعلانات

(بقیہ صفحہ اول)

اسی طرح کل رات وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ: "انتخابات سے پہلے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیئے۔" انہوں نے کہا کہ:

"مغربی پاکستان اسمبلی نے قومی پارلیمنٹ سے اپنے تجویز کردہ خطوط کی بناء پر آئین میں ترمیم کی سفارش کی ہے۔ یہ تجاویز انتہائی دور رس نوعیت کی حامل ہیں۔ اور ان تجاویز کی خاطر انتظامی و قانون ساز اداروں اور دوسرے کئی شعبوں میں بنیادی تبدیلیاں کرنا پڑیں گی۔ اگر قرارداد کی منشاء کے مطابق آئین میں ترمیم کی جائے تو ۱۹۵۸ء اور غالباً ۱۹۶۰ء تک بھی عام انتخاب کرانا ممکن نہیں ہوگا۔ میں کسی ایسے اقدام کے لئے ہرگز تیار نہیں جس میں عام انتخابات میں تاخیر ہو۔ یہ انتخابات ۱۹۵۸ء میں ہی جلد از جلد ہونے چاہئیں۔ عام انتخابات ہی سیاسی جوڑ توڑ۔ بلیک میلنگ اور ایسے مکروہ طریقوں سے اقتدار کی جنگ ختم کر سکتے ہیں۔

انتظامی اصلاح

وزیر اعظم نے کہا "میں نے حکومت مغربی پاکستان کے معیار کارکردگی بہتر بنانے اور موجودہ آئین کی بنیاد پر مغربی پاکستان کی فارغ البالی کے لئے کئی انتظامی تجاویز اور اقدامات اختیار کئے ہیں اور ان پر کام جاری رکھا جائے گا۔ اسی بنیاد پر کسی تعطل کے بغیر حلقہ ہائے انتخاب کی حد بندی کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ اس سلسلہ میں کوئی تاخیر انتظامی ڈھانچہ کے انہدام پر منتج ہوگی جس سے انتشار پیدا ہوگا معیار کارکردگی میں ابتری واقع ہوگی۔ اس لئے میری یہ قطعی رائے ہے کہ عام انتخابات سے پہلے آئین میں ایسی بنیادی تبدیلیاں ہرگز نہیں ہونی چاہئیں۔ انتخابات کے بعد یہ کام نئی اسمبلی کا ہوگا کہ وہ پاکستان کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ ارکان کی تائید کے ساتھ آئین میں مناسب ترمیم کرے۔

وزیر اعظم سہروردی نے کہا "میں خوش ہوں کہ اس مسئلہ پر میری اور صدر پاکستان کی رائے ایک ہی ہے۔ میری طرح صدر کی بھی یہ زبردست خواہش ہے کہ انتخابات موجودہ آئین کی بنیاد پر ۱۹۵۸ء میں جلد از جلد کرائے جائیں۔

وزیر اعظم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ میں نے ہمیشہ رائے قائم کرتے وقت پاکستان کے استحکام اور سالمیت کو فروغ دینے کا اولین فرض پیش نظر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ جب یونٹ کی سکیم پیش ہوئی تو میں نے اس سکیم کی کسی خامی کی بناء پر یونٹ کی مخالفت نہیں کی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے بڑے قطعی اور پر زور الفاظ میں کہا تھا کہ یہ سکیم بڑی شاندار ہے۔ میں نے اس بناء پر سکیم کی مخالفت کی تھی کہ ملک ابھی اس سکیم کے لئے تیار نہیں اور عوام کو یونٹ کے محاسن سے پوری طرح آگاہ کرنے کے لئے کافی پراپیگنڈا نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس زمانے میں یہ احساس بھی پایا جاتا تھا کہ سکیم کے لئے وسیع اور سیدھے سادے جمہوری طریقوں سے حمایت حاصل کرنے کی بجائے دباؤ سے کام لیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں میری طرف سے سکیم کی مخالفت میری اس پیہم کوشش کے مطابق تھی کہ جمہوری اصولوں کی علمبرداری ہونی چاہیئے۔ اب یونٹ معرض وجود میں آ چکا ہے۔ نظم و نسق بالکل نئے قالب میں ڈھال دیا گیا ہے۔ عوام اور حکومت کی مشینری کے درمیان تعلقات کی نئی طرح ڈالی جا چکی ہے۔ ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ اس سکیم پر کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ کوئی معقول آدمی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ یونٹ کو اپنے تئیں نئے حالات سے ہم آہنگ ہونے کا پورا موقعہ ملا ہے۔ اس مرحلہ پر یونٹ کی سکیم کو توڑنا انصاف کے منافی ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ صحیح انداز فکر اور عوام کے تعاون سے یہ سکیم اپنا جواز ثابت کر سکتی ہے۔ اگر یونٹ کے قیام کے موقع پر اسے عوام کی حمایت حاصل ہوتی تو یونٹ کی افادیت مقابلتاً کم عرصہ میں ثابت ہو سکتی تھی۔

عوام سے رابطہ قائم کرنیکی مہم

لاہور ۲۴ ستمبر باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق کل لاہور میں ری پبلکن پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کے اجلاس میں عوام کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ایک مہم شروع کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ کمیٹی کا اجلاس پانچ گھنٹے جاری رہا معلوم ہوا ہے کہ اجلاس میں بعض ارکان نے بڑی صاف گوئی سے کام لیا اور یہ ظاہر کیا کہ اگر ری پبلکن حکومت نے عوام کے حالات زندگی بہتر بنانے کے لئے کچھ نہ کیا تو اس کا حشر بھی مسلم لیگ کا سا ہوگا۔ بعض اور ارکان نے کہا کہ اب عوام میں کافی سیاسی شعور پیدا ہو گیا ہے۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)